ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

قمر عبّاس علوی

ریسرچ اسکالر پی ایچ ڈی شعبہ اردو یونیورسٹی آف پنجاب لاہور

ڈاکٹر محمد اسحاق

ایسوسی ایت پروفیسر، گورنمنٹ سپیریئر سائنس کالج پشاور

ڈاکٹر حشمت خان

اسسٹنٹ پروفیسر آف اردو گورنمنٹ ڈگری کالج بٹ خیلہ (ملاکنڈ)

لاطینی امریکی فکشن: تعارف اور روایت

Qamar Abbas Alvi
Research Scholar, Deptt; of Urdu, University of Punjab Lahore.
Dr.Muhammad Ishaq
Associate Professor Deptt; of Urdu Government Superior Science College Peshawar.
Dr.Hashmat Khan
Assistant Professor , Govt Degree College Batkhela (Malakand).

Latin American Fiction: Introduction & Tradition

Latin America is a collective region of the United States of America where romance languages (language derived from Latin) especially Spanish, Portugues and Frencgh are permanantly spoken.This is region that was discovered by spenish traveler Christofer Columbus in 1492 and remain European Colony for long time. Jorge Luis Borges, Gabrial Garcia Marques, Mario Bargas Llosa and Italo Calvino are famous fiction writer of Latin America. This article is an introduction and review of fictional tradition of Latin America.

Key Words: *Fiction, Magical Realism, Boom, Colonialism, Death of Novel*

لاطینی امریکی فکشن سے مراد لاطینی (زبان میں لکھے گئے) متون نہیں جیسا کہ عموماً سمجھ لیا جاتا ہے، ہر وہ شخص جو اس موضوع کا نام سنتا ہے پہلا سوال یہی کرتا ہے کہ آپ کو لاطینی زبان آتی ہے؟ گویا وہ لاطینی زبان اور لاطینی امریکا کے مابین فرق نہ کرسکنے کے باعث مغالطے کا شکار ہو جاتا ہے تو واضح رہے لاطینی یا جنوبی امریکا ان تیرہ ریاستوں کے مجموعے کا نام ہے جہاں رومن سے نکلی ہوئی زبانیں (ہسپانوی، پرتگیزی اور فرانسیسی) بولی جاتی ہیں لہذا لاطینی امریکی فکشن سے مراد لاطینی

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

امریکا میں لکھے جانے والے فکشن کی روایت ہے جس کی زبان ہسپانوی یا پرتگیزی ہے۔ یہ وہی خطہ ہے جسے ہسپانوی سیاح کرسٹوفر کولمبس نے ۱۴۹۲ میں ایک سمندری مہم کے دوران دریافت کیا اور ایک عرصہ تک "نئی دنیا" کے نام سے جانا جاتا رہا۔ یہ نئی دنیا برازیل، کولمبیا، چلی، ارجنٹائن، وینزویلا، بولیویا، پیرو، پیراگوئے، سانتیاگو، کیوبا، ایکواڈور، میکسیکو اور ہیٹی ایسی ریاستوں پر مشتمل ہے جو جغرافیائی طور پر ریاست ہائے متحدہ کے جنوب میں واقع ہیں اور ایک عرصے تک سپین، فرانس، پرتگال اور نیدر لینڈ کے قبضے میں بھی رہ چکی ہیں البتہ ان ریاستوں میں بڑے پیمانے پر دو ہی زبانیں بولی اور لکھی جاتی ہیں: اسپینی یا پرتگالی(۱) چلی، ارجنٹائن، میکسیکو اور کولمبیا میں ہسپانوی جب کہ برازیل کے علاقے میں پرتگالی کا راج ہے۔

مائیکل وُڈ(۲) نے لکھا ہے کہ لاطینی امریکی ادب اس براعظم کی فتح سے پیش تر بھی موجود تھا اگرچہ وہ لاطینی امریکی نہیں تھا اور نہ خود کو امریکی کا نام دیتا تھا، اگر پس نو آبادیاتی عہد کے لاطینی امریکا کا جائزہ لیں تو اس میں مقامی نسل کی چند ترقی یافتہ تہذیبیں، مایا(Maya)، اِنکا(Inca) اور ایزٹیک(Aztec) کی صورت میں موجود تھیں جو سنائی دینے والے لفظ کو لکھے ہوئے لفظ پر مقدم مانتی تھیں، اور سترھویں اور اٹھارھویں صدی کی ہسپانوی نو آبادیات کے ہاتھوں نیست و نابود ہو گئیں یہاں تک کہ ان کی عبادت گاہیں بھی محفوظ نہ رہ سکیں۔ اسپین، پرتگال، فرانس اور نیدر لینڈ کی نوآبادیات کے نہ صرف لاطینی امریکا کے جغرافیے پر اثرات مرتب ہوئے بل کہ ثقافت اور طرز فکر پر بھی دور رس ثابت ہوئے۔ عیسائی مشنریوں کی آمد سے جہاں یورپی اور کیتھولک عناصر شاعری اور فکشن میں در آئے وہاں قبائلی نسل کی دیومالا اور جادوئی عنصر کی شمولیت سے ایک نئے بیانیے کی تشکیل بھی وجود میں آئی۔ یہ منطق اور سائنسی سوچ کے بالکل برعکس سنائی دینے والے لفظ اور تحریری فکشن کے اچھوتے ملاپ سے تشکیل پانے والا ایسا بیانیہ تھا جس نے علت و معلول کے لازم و ملزوم رشتوں کو توڑ کر حقیقت اور تخیل کو یوں مجتمع کیا کہ انھیں الگ الگ پہچاننا ناممکن نہیں تو دشوار ضرور ہو گیا۔ یہی دو رنگ بیانیہ نہ صرف ایک نیا تجربہ ثابت ہوا بلکہ معاصر عہد کے جملہ اضطراب اور بے چینی کو جذب کرتے ہوئے عوام کی خواہشات کا استعارہ بن گیا۔ یوں یہ ایک طرف ترقی پسند ادب کا لیبل بھی خود پر چسپاں کرتا ہے تو دوسری طرف ترقی پسند ادب کے غیر دلچسپ بیانیے کے یک رُخے پن سے بھی نجات حاصل کر لیتا ہے شاید اسی سبب بہت تھوڑے عرصہ میں یہ اپنی شناخت مرتب کرنے میں کامیاب ہو گیا۔

جہاں تک لاطینی امریکی امریکی فکشن کی روایت کا تعلق ہے تو انیسویں صدی میں ہونے والی جنگوں کے زمانے تک فکشن کو یہاں شجر ممنوعہ کی حیثیت حاصل ہی یہاں تک کہ سروانتیس کی "ڈان کہوٹے" جیسی کتاب شراب کے بیرلوں میں چھپا چھپا کر لائی جاتی رہی(۳) لیکن بیسویں صدی کے اختتام تک نہ صرف یہاں فکشن کی معتبر روایت قائم ہو گئی بلکہ ایسی مستند تخلیقات بھی منصہ شہود پر آ گئیں جنھوں نے بہت تھوڑے عرصہ میں پوری دنیا کی توجہ اپنی جانب مبذول کرا لی: یہاں اپنی مراد بوم کے عہد کے لکھنے والوں سے ہے۔ جدید لاطینی امریکی ادب سے متعلق ہر مباحثے میں دو اصطلاحیں، بوم (The Boom) اور نیا ناول(The New Novel)، کثرت سے برتی جاتی ہیں۔ نئے ناول سے لاطینی امریکا میں لکھا جانے والا وہ

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

ناول مراد لیا جاتا ہے جس کا زمانہ بیسویں صدی کی اوّلین تین یا چار دہائیاں ہیں جو مکمل طور پر علاقائی اور آفاقیت کے عنصر سے قریباً عاری نظر آتا ہے۔ یہ وہی زمانہ ہے جب یورپ میں ماڈرن ازم اور فرانسیسی شاعری میں علامت کے مباحث جاری تھے لیکن لاطینی امریکی فکشن اس سب سے بے نیاز نظر آتا ہے۔ ۱۹۴۰ کے بعد اس میں تبدیلیاں واقع ہونا شروع ہوتی ہیں جن کی واضح نشان دہی ۱۹۶۰ کے عرصہ میں ہوتی اس سارے فکشن کو جدید ناول کا نام دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد کے زمانہ میں، خاص کر اگلے دس برسوں میں، لاطینی امریکا میں ایک دوسرے سے خاصی مشابہت کی حامل ایسی تحریریں لکھی گئیں جنھوں نے پوری دنیا کے قارئین اور ناقدین کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا اس عہد کو بوم کا نام دیا جاتا ہے اور اس زمانہ کی بڑی یادگار مارکیز کے ناول ”تنہائی کے سو سال“ کو مانا جاتا ہے۔

بوم کی اصطلاح لاطینی امریکا والوں کے برعکس باہر کے ناقدین کی دین ہے۔ El-Boom ہسپانوی زبان میں انگریزی کے لفظ کا بہترین امتزاج ہے جس سے ہلکی سی بدیسی خوشبو تو پھیل جاتی ہے لیکن اسے خود لاطینی امریکا والے قبول نہیں کرتے وہ اسے ذرائع ابلاغ اور فرانسیسی امریکی ناشروں کے ذہن کی پیداوار اور ایک ادبی مافیا کے ارکان کی دوسروں کی تحریروں کو بڑھاوا دینے کی سازش(۴) کے طور پر دیکھتے ہیں۔ ان کے بقول یورپ والے جسے ہمارے فکشن کا بوم کہتے ہیں وہ تو آستوریاس کے ناول The Prisident کے پہلے صفحے پر موجود ہے۔ دراصل لاطینی امریکا میں ۱۹۴۰ء کے بعد ہی سے فکشن کا ایک دورِ زریں شروع ہو جاتا ہے جس کا عروج بیسویں صدی کی ساتویں دہائی ہے، اس کی آخری یادگار حوزے دونوسو کے ناول The Obsence Bird of Night کو مانا جاتا ہے۔ بوم کے بارے میں حوزے دونوسو (Jose Donoso) نے دلچسپ رائے کا اظہار کیا ہے کہ یہ ان ادیبوں کی پیداوار ہے جن کے دادا تو تھے لیکن باپ نہیں (۵) اور کہنا یہ چاہا ہے کہ لاطینی امریکا کی ادبی روایت میں اس سے فوراً پہلے کوئی مثال یا کسی متعین راہ کا سراغ نہیں ملتا لیکن اس سے اتفاق کرنا آسان نہیں۔ بوم کے عہد کے لکھنے والوں کے سامنے لاطینی امریکی، اونیتی، بورخیس اور کارپینتیئر، اور بدیسی ادباء، جوائس، کافکا، ولیم فاکنر اور ہیمنگ وے، کی صورت میں عمدہ نمونے موجود تھے جن سے انھوں نے خاطر خواہ استفادہ بھی کیا لہٰذا بوم کو بِن باپ کے ادیبوں کی پیداوار قرار دینا مناسب نہیں۔

بوم کے عہد کے سلسلے میں ایک غلط فہمی کی وضاحت کرتے چلیں کہ اِسے عموماً ۱۹۵۹ء کے کیوبین انقلاب (فیڈل کاسترو) کے ساتھ نتھی اور انقلاب کا ادبی بازو خیال کیا جاتا ہے تو واضح رہے کہ ایسا نہیں۔ ہر چند بعض لاطینی امریکی مصنفین مثلاً گیبرئیل گارسیا مارکیز اور اپنی وفات (۱۹۸۴ء) تک حولیو کورتزار نے ہمدردی بلکہ ہمدردی سے زیادہ کا روّیہ اپنایا اور بعض نے محتاط فاصلہ اختیار کرتے ہوئے خود کو الگ کر لیا مثلاً کابریرا انفانتے جو برطانوی شہری کی حیثیت سے لندن میں مقیم رہا، دونوں طرح کے روّیے سامنے آتے ہیں اور بعض مصنفین کی تحریروں میں بھی اس کا عکس ملتا ہے باوصف اس کے یہ ادب انقلاب کا حاشیہ بردار نہیں۔ تاہم لاطینی امریکی ادب کا عروج، جسے بوم سے موسوم کیا جاتا ہے، کے ساتھ بار بار وابستہ ہونے والے ناموں

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

میں حولیو کورتزار(Julio Cortazar)،کارلوس فوئنتیس(Carlos Fuentes)،گیرموکابریراانفانتے(Guillermo Carbrero Infante) گیبرئیل گارسیامارکیز (Gabriel Garcia Marguez)اور ماریوبرگس یوسا (Mario Vargas Llosa)بہ طور خاص ہیں مذکورہ صدر ادباءاور ان کی تخلیقات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے سے قبل ان کے پس روؤں کا تذکرہ شاید بے جانہ ہو گا۔

لاطینی امریکی فکشن میں بوم کے عہد سے پہلے کے مصنفین میں ایک اہم نام خوارخے لوئیس بورخیس(Jorge Luis Borges)کا ہے جو ۲۲،اگست۱۸۹۹ء کی بیونس آئرش Buenos Aires)، آرجنٹینا) میں پیدا ہوا۔ اس کا باپ ایک وکیل اور نفسیات دان تھا جو انگریزی میں خاصی مہارت کا حامل تھا چنانچہ بورخیس کی ابتدائی تعلیم وتربیت اسی ماحول میں گھر پر ہوئی جس کے سبب اُسے بارہ برس کی عمر میں ہسپانوی اور انگریزی میں اس قدر دست رس ہو گئی کہ وہ شیکسپیئر کو پڑھ سکے۔ اسی ابتدائی تربیت کے زمانے میں بورخیس نے آسکر وائیلڈ(Oscar Villed)کی کتاب The Happy Prince کا ہسپانوی زبان میں ترجمہ کیا جو ایک مقامی جریدے میں شائع ہوا۔ ۱۹۱۴ء میں جب یہ خاندان سوئٹزرلینڈ (Sweitzer Land) نقل مکانی کر گیا تو بورخیس کو اپنی بہن کے ہم راہ ایک سکول بھجوادیا گیا جہاں وہ فرانسیسی زبان سیکھنے لگا اور ساتھ ہی ساتھ انگریزی میں تھامس کارلائل (Thomis Carlyle)اور جرمن زبان میں فلسفہ کا مطالعہ کرنے لگا۔ ۱۹۲۱ء میں یہ خاندان آرجنٹینالوٹ آیا تو بورخیس نے اپنی نظموں کا اولین مجموعہ Fervor de Buenos Aires شائع کیا۔ آرجینٹینا لوٹنے پر بورخیس "Critica"نامی اخبار سے بہ طورِ مدیر وابستہ ہو گیا اور ہفتہ وار کالم لکھنے لگا، کچھ عرصہ بعد ایک میونسپل لائبریری میں اسسٹنٹ کے عہدے پر تقرر ہوا اور ازاں بعد یونی ورسٹی آف بیونس آئرش اور ہارورڈ(Harvad)یونی ورسٹی میں ادب کے پروفیسر کے طور پر بھی کام کیا لیکن ۶۰ کی دہائی کے اختتام تک اپنی حس بصارت سے محروم ہو گیا ایسے میں اس کی بوڑھی ماں اس کی مونس ٹھہری جو دیکھ بھال کے ساتھ ساتھ اسے کتابیں پڑھ کر سنایا کرتی اسی عالم میں ۱۴ جون۱۹۸۶ء کو جگر کے سرطان کے سبب اس کی وفات پائی۔ بورخیس نے ایک کہانی نگار، شاعر، مترجم، مدیر، نقاد، لائبریرین اور ادب کے پروفیسر کی حیثیت سے بھرپور تخلیقی زندگی گزاری، اگرچہ ساری عمر کوئی ناول نہیں لکھا لیکن مختصر کہانی کے ساتھ اٹوٹ رشتہ استوار رہا۔ کہانیوں کے اہم مجموعے In praide of Darkness, Labyrinth اور The book of sand ہیں کہانیوں میں سرریئلزم کے باعث حقیقت اور خواب یک جا ہو کر ایک وسیع تر حقیقت کو جنم دیتے ہیں۔

دوسرے اہم ناول نگار، موسیقار اور مضمون نگار الیخو کارپینتیر(Alejo Carpentier)۲۶دسمبر ۱۹۰۴ء کو "Lausanne"(سوئٹزرلینڈ) میں پیدا ہوا۔ فرانسیسی زبان بولنے والا کارپینتیر ۱۹۲۱ء میں ہوانا یونی ورسٹی کے فنِ تعمیر کے سکول میں تربیت کا آغاز ہی کر رہا تھا کہ والدین میں جدائی ہو گئی جس کے سبب تعلیمی سفر فکرِ معاش میں بدل گیا اور کارپینتیر کیوبا واپس آکر صحافت کو بہ طور پیشہ اختیار کرتے ہوئے اخباروں میں کالم لکھنے لگا، جو سلسلہ جنگ عظیم دوم تک جاری رہا۔ اور

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

موسیقی میں ریاض کرنے لگا۔ ۱۹۴۹ میں کارپینٹیر کا پہلا ناول Kingdom of the World اور ۱۹۵۳ میں The Lost Steps شائع ہوئے۔ ۱۹۶۰ کے قریب کارپینٹیر نے پھر سے پیرس کا رخ کیا جہاں ۲۴/اپریل ۱۹۸۰ میں وفات پائی۔ Baraque کو کارپینٹیر کے ناولوں کی نمایاں خصوصیت برقرار دیا جاتا ہے۔ اپنے ناول Kingdom of the World میں اپنا مشہور نظریہ "Real Marvellous" پیش کیا جس کی رو سے لاطینی امریکا کی تاریخ اور جغرافیہ دونوں اتنے عجیب و غریب اور پیچیدہ ہیں کہ باہر والوں کو طلسماتی نظر آتے ہیں۔

میگل اینجل آستوریاس (Maguel Angel Asturias) ۱۹/اکتوبر ۱۸۹۹ کو گوئٹے مالا میں ایک وکیل کے گھر پیدا ہوئے۔ بچپن اور لڑکپن کا زمانہ اسی ملک میں گزرا اور ساں کارلوس (San Carlos) یونی ورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد ۱۹۲۳ میں لندن کا رُخ کیا، کچھ عرصہ لندن میں قیام کے بعد پیرس کا ہو لیا جہاں اگلے دس برس اقامت پذیر رہا۔ یہیں ساربون یونی ورسٹی میں پروفیسر جارج ریناڈ (Gorge Reynaud) کے مایا تہذیب کے مذہب پر لیکچرز سن کر اس کی شاگردی اختیار کی۔ ازاں بعد میں کچھ عرصہ کے لیے گوئٹے مالا واپسی ہوئی اور پاپولر یونی ورسٹی (جو آستوریاس نے اپنے دوستوں کے ساتھ مل کر ان طالب علموں کے لیے قائم کی تھی جو قومی یونی ورسٹی میں داخلے کی استطاعت نہ رکھتے تھے) میں لیکچرز دیے جو ۱۹۲۸ میں Architecture of the New Life میں شائع ہوئے [۶] لیکن گوئٹے مالا کی طرف یہ مراجعت زیادہ دیرپا ثابت نہ ہو سکی اور آستوریاس پیرس آ کر Legends of Guatemala کی تکمیل میں محو ہو گیا۔ پیرس میں دس برس کے قیام (۱۹۲۳-۳۳) کے دوران آستوریاس نے اپنا پہلا ناول The President مکمل کیا جو بہ وجوہ طویل عرصہ تک غیر مطبوعہ رہنے کے بعد ۱۹۴۴ میں شائع ہوا۔ (بعد میں اسی ناول کی بنیاد پر اسے ۱۹۶۷ میں ادب کے نوبل انعام سے نوازا گیا)۔ آستوریاس نے ۹ جون ۱۹۷۴ کو Madrid (اسپین) میں ۷۴ برس کی عمر میں وفات پائی۔

اروگوئے (Uruguay) کے ناول نگار اور افسانہ نویس حوان کارلوس اونیتی (Juan Carlos Onetti) کے تذکرہ کے بغیر یہ فہرست مکمل نہیں ہو گی جو یکم جولائی ۱۹۰۹ میں پیدا ہوا اور ۳۰ مئی ۱۹۹۴ میں Madrid (اسپین) میں وفات پائی، صحافت کو بہ طور ذریعہ معاش اختیار کرنے والے اونیتی کی معروف تصانیف The Pit اور A Brief Life ہیں۔ میکسیکو کے ایک کم نویس مگر بہت اہم مصنف حوان رُلفو (Juan Rulfo) ۱۶ مئی ۱۹۱۸ میں میکسیکو کے صوبے ہالیسکو کے ایک گاؤں کے زمین دار گھرانے میں پیدا ہوا جو ۱۹۰۷ کے لگ بھگ ہسپانیہ سے نقل مکانی کر کے میکسیکو آبسا تھا۔ میکسیکو انقلاب کے دوران رُلفو کا خاندان خاصا متاثر ہوا، اس کے والد اور دو چچا مارے گئے اسی صدمے سے سات برس بعد ماں کا بھی انتقال ہو گیا تو رُلفو کا کوئی مونس نہ ہونے کے سبب اسے یتیم خانے بھیج دیا گیا جہاں سے وہ ابتدائی اور ثانوی درجے کی تعلیم حاصل کرنے لگا جو نامساعد حالات کے باعث چل نہ سکی اور رلفو کو ایک ٹائر بنانے والی کمپنی میں ایک سیل مین کی حیثیت سے کام کرتے ہوئے اپنے اہل خانہ کی کفالت کرنا پڑی ۶ جنوری ۱۹۸۶ کو حوان رلفو کا انتقال ہوا۔ رُلفو نے ۱۹۳۰ کی دہائی میں لکھنے کا آغاز کیا لیکن اپنی

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

تحریروں کی اشاعت میں کسی خاص دلچسپی کا مظاہرہ نہ کیا ان کی پہلی تصنیف "جلتا میدان اور دوسری کہانیاں"۱۹۵۳ میں اور دو سال بعد اکلوتا ناول پیڈرو پرامو (احمد مشتاق نے اس کا ترجمہ "بنجر میدان" کے عنوان سے کیا ہے) شائع ہوئے: یہی دو کتابیں رُلفو کی تخلیقی کائنات ہیں، اگرچہ رُلفو کے ایک اور ناول "پہاڑوں کا سلسلہ" کی اشاعت کا برس ہا برس اشتہار چھپتا رہا لیکن یہ کبھی زیورِ طبع سے آراستہ نہ ہو سکا۔

۱۵۔اکتوبر ۱۹۲۳ میں کیوبا کے مضافات میں پیدا ہونے اور اٹلی میں پرورش پانے والے اتالو کلوینو (Italo Calvino) کا شمار بھی بھی لاطینی امریکی مصنفین میں ہوتا ہے۔ اس کا باپ ماریو (Mario) علم کاشت کاری کا ماہر (Agronomist) اور ماں ایوا (Eva) ایک ماہر نباتات تھی۔ کلوینو کی ولادت کے کچھ عرصہ بعد یہ خاندان اتالیہ لوٹ آیا اور لیگوریا (Liguria) میں رہنے لگا یہیں کلوینو کی تربیت اور نشوونما ہوئی ابتدائی تعلیم ساحلی شہر سان ریمو (San Remo) حاصل کی ازاں بعد دانش گاہ تورین کے شعبۂ زراعت سے وابستہ ہو گیا لیکن یہ سلسلہ ابتدائی امتحانات ہی کو محیط رہا۔ دوسری عالمی جنگ کے زمانے میں کلوینو کو اپنے چھوٹے بھائی کے ساتھ فاشسٹوں کی لازمی فوجی بھرتی میں کچھ عرصہ گزارنے کا اتفاق ہو لیکن بہت جلد وہ جان بچا کر بھاگ نکلا اسی زمانے میں اس کی ادبی زندگی کا آغاز ہوا: یوں کلوینو نہ صرف زرعت کے شعبے سے منسلک ہو گیا بلکہ جنگ کے تجربات سے متعلق اپنی اولین کہانیاں بھی شائع کرنے لگا اور ساتھ ہی ساتھ دانش گاہ میں تعلیمی سلسلے کا دوبارہ آغاز بھی کر لیا۔۱۹۴۷ میں جب اس کا پہلا ناول The path to the nest of spiders شائع ہوا تو کلوینو اپنی دانش گاہ کی تعلیم مکمل کر کے Giulop Enaudi کے اشاعتی ادارے سے منسلک ہو چکا تھا۔ پہلے ناول کی اشاعت کے پانچ سال بعد ۱۹۵۲ میں دوسرا ناول The Cloven Viscount اور ۱۹۵۷ میں The Baron in the Tree اور ۱۹۵۹ میں The Non Existent Knight شائع ہوئے۔ ۱۹۶۵ میں Cosmicomics اور ۱۹۷۹ میں If a winter's Night a traveller اور ۱۹۸۳ میں Difficult love منظرِ عام پر آئے۔ دماغی سکتہ واقع ہونے کے تیرہ دن بعد ۱۹ستمبر ۱۹۸۵ میں سے نا (Siena) کے ایک ہسپتال میں اِتالو کلوینو کا قلم سے رشتہ ہمیشہ کے لیے ٹوٹ گیا۔

حوزے ماریا آرگوئیڈس (Jose Maria Arquedas) ۱۸۔جنوری ۱۹۱۱ کو Andahuaylas میں پیدا ہوا اور ابھی دو برس ہی کا تھا کہ ماں کا انتقال ہو گیا، تنگ دستی کے عالم میں اسے سکول بھیجا تو لیما (Lima) سے آرگوئیڈس نے ثانوی درجے کی تعلیم اور نیشنل یونی ورسٹی آف مارکوس (Marcos) سے گریجوایشن اور ادب کی سند حاصل کی، تعلیم کا یہ سفر ۱۹۶۳ میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری پر منتج ہوا۔ کچھ عرصہ وزارتِ تعلیم میں خدمات انجام دینے کے بعد ۱۹۶۹ میں Agrarian University of la Molina میں تھا کہ ۲۹ نومبر کو خود پر گولی چلا دی۔ آرگوئیڈس کی کہانیوں کا پہلا مجموعہ Agura کے نام سے ۱۹۳۵ میں اور پہلا ناول Yawar Festa جس کا انگریزی ترجمہ Blood Festival کے نام سے ہوا ہے، شائع ہوئے

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

اس کے علاوہ کہانیوں کے کئی مجموعوں اور ناولوں کے علاوہ آر گوئیڈس کی شاعری کے چار مجموعے بھی زیور طبع سے آراستہ ہوئے۔

چلّی کے اہم ناول نگار حوزے دونوسو (Joso donoso)۵۔اکتوبر۱۹۲۴کو سینتیاگو(Santiago)میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم The Grange schoolسے حاصل کی جہاں کارلوس فوئنتیس(Carlos Fuentes))کا ہم جماعت رہا۔ آغاز میں کچھ عرصہ ایک دفتر میں کام کیا لیکن بہت جلد ادیب اور استاد بننے کا فیصلہ کرتے ہوئے ارجینٹینا (Argentina)آگیا جہاں صوبہ میگ لین(Magallanes)کے علاقے میں تھوڑی مدت بھیڑوں کے فارم میں کام کرتے ہوئے ہائی سکول کی تعلیم مکمل کی اور چلّی کی جامعہ میں انگریزی زبان کی تعلیم کی غرض سے داخل ہو گیا۔ ازاں بعد یونی ورسٹی آف پرنسٹن (Princetion)میں لارنس تھامسن (Lawrence Thompson) بلیک میور(Blackmur)اور ایلن ٹیٹ (Allan Tate)کے ساتھ کچھ عرصہ معلم رہا اسی عرصہ میں پہلی کہانی " The Blue woman and the poisoned pastries"شائع کرائی۔۱۹۵۱میں دونوں نے میکسیکو، وسطی امریکا اور آخر میں چلّی کا رُخ کیا جہاں چلی کے کینٹ سکول (Kent)میں معلم رہا۔ اس کے بعد دونوسو نے کچھ عرصہ میکسیکو اور اسپین میں خود ساختہ جلا وطنی اختیار کی لیکن ۱۹۸۱میں ہمیشہ کے لیے وطن لوٹ آیا اور ادب کی تعلیم دینے لگا اس کے بعد اپنی وفات ۷۔دسمبر ۱۹۹۶تک ستیاگو(چلّی) میں ہی مقیم رہا۔ دونوسو نے ایک مختصر کہانی نویس ناول نگار، صحافی اور پروفیسر کی حیثیت سے زندگی گزاری، پہلا ناول ۱۹۵۷ء میں "Coronica"کے عنوان سے شائع ہوا اس کے بعد متعدد تصانیف شائع ہوئیں تاہم ایک اور معروف ناول " The Obscene Bird of Night"(رات کا فحش پرندہ) بھی دونوسو کی یادگار ہے۔ مذکورہ بالا مصنفین کے بارے میں چند تعارفی کلمات کے بیان کے بعد ان مصنفین کا تذکرہ مناسب ہو گا جنھیں بوم کے عہد کے ساتھ مخصوص کیا جاتا ہے یا جن کے بغیر بوم کا عہد مکمل نہیں ہوتا۔

بوم کے عہد سے تعلق رکھنے والے مصنفین میں گیبرئیل گارسیا مارکیز(Gabriel Garcia Margqez)کا نام نمایاں ہے جو ۶۔مارچ ۱۹۲۸کو کولمبیا کے شہر اراکا تاکا (Aracataca)میں پیدا ہوا۔ مارکیز کا باپ ایک معمولی ٹیلی گرافسٹ تھا جس نے لوئیسا سانتیگا مارکیز سے محبت کا بیاہ رچا لیا اور مارکیز کو انتہائی کم عمری میں والدین سے دور رہنا پڑا یوں مارکیز کی زندگی کے ابتدائی آٹھ برس ننھیال میں گزرے جہاں اس کی نانی اور خالائیں اسے مافوق الفطرت قصے اور نانا(جو کرنل رہ چکے تھے) جنگی کہانیاں سنایا کرتے اس طرح کہانی مارکیز کی گھٹی میں پڑ گئی۔ ۱۹۳۶ میں مارکیز کے نانا کا انتقال ہوا اور اس کا واسطہ ایک نئی طرح کی زندگی سے پڑا، آٹھ برس کا مارکیز والدین کے ساتھ رہنے لگا۔ تیرہ برس کی عمر میں پرائمری تعلیم بارنکیلا اور پاکیرا سے حاصل کرنے کے بعد کولمبیا کے دارالحکومت بوگاتا کی نیشنل یونی ورسٹی میں مارکیز کو قانون کی تعلیم حاصل کرنے کے لیے بھیج دیا گیا۔ اسی عرصہ میں مارکیز کی رسائی فرانز کافکا کی کہانی "میٹامارفوسس" تک ہوئی جس کا مارکیز نے ایسا اثر لیا کہ وہ

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

قانون کی تعلیم کو خیر باد کہہ کر ہمیشہ کے لیے ادب کا ہو رہا اور بارنکیلا واپس آکر صحافت کو بہ طورِ پیشہ اختیار کیا۔ مارکیز کی پہلی مطبوعہ کہانی The third Resignation اور پہلا ناول Leaf storm ۱۹۵۵ء ہے۔ ۱۹۶۱ میں دوسرا ناول NO one writes to the colonel اور ۱۹۶۲ میں In evil hour شائع ہوئے لیکن جس ناول نے اسے عالمی شہرت سے ہم کنار کیا وہ One Hundred years of solitude اور اس کا سن اشاعت ۱۹۶۷ ہے بعد ازاں ۱۹۸۲ میں اسی ناول پر مارکیز کو ادب کے نوبل انعام سے نوازا گیا۔ ۱۹۸۱ میں مارکیز کا ناول Chronicale of a death Foretold، ۱۹۸۵ میں Love in the time of cholera، ۱۹۹۴ میں Of love and other Denons، ۱۹۹۲ میں کہانیوں کا مجموعہ Strange Pilgrims شائع ہوئے۔ مارکیز کی غیر افسانوی تحریروں میں The Fragrance of Guava اور خود نوشت Living to tell the tale بہ طور خاص ہیں۔ یوں مارکیز نے شان دار تخلیقی زندگی گزارنے پر ۱۷۔ اپریل ۲۰۱۴ میں وفات پائی۔

مارکیز کے بعد اہم نام کارلوس فونتیس (Carlos Fuentes) کا ہے جو ۱۱۔ نومبر ۱۹۲۸ کو پاناما سٹی میں پیدا ہوا جہاں اس کا والد سفارت کار تھا۔ ۱۹۳۴-۴۰ تک کا عرصہ فونتیس کے والد نے میکسیکو سفارت کار کی حیثیت سے واشنگٹن (Washington) میں گزارے وہیں فونتیس کی ابتدائی تعلیم کا سلسلہ شروع ہوا اور وہ انگریزی پڑھنے لگا۔ بعد میں نیشنل یونی ورسٹی آف میکسیکو سے قانون کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد کچھ عرصہ محکمہ خارجہ میں خدمات سرانجام دینے کے بعد فونتیس ہارورڈ اور امریکا کی دیگر جامعات میں ادب اور تاریخ پڑھاتا رہا۔ قلمی زندگی کا آغاز فکشن اور صحافت سے ہوا۔ ۱۹۶۴ میں ان کا پہلا ناول Where the air is Clear شائع ہوا۔ اس کے بعد The death of Artemio cruz اور ایک مختصر ناول Aura شائع ہوئے۔ موخر الذکر کہانی کو لاطینی امریکا کے ناقدین نے مغربی نصف کرے میں لکھی جانے والی حسین ترین اور توانا کہانیوں میں سے ایک قرار دیا۔ ۱۹۶۷ میں ناول Achange of skin اور Holy place شائع ہوئے۔ فونتیس کی زندگی کا دوسرا بڑا سنگ میل ضخیم ناول Christopher unborn ۱۹۸۷ میں شائع ہوا، ۱۵۔ مئی ۲۰۱۲ کو بڑے پیمانے پر نکسیر (Massive Hemorrhage) سے فونتیس کا انتقال ہو گیا۔

بوم کے عہد سے تعلق رکھنے والوں میں سے ایک اہم نام ماریو برگس یوسا (Mario vargas Llosa) ہے، جو ۲۸ مارچ ۱۹۳۶ کی جنوبی پیرو کے شہر آرے کیپا (Arequipa) میں پیدا ہوا۔ والدین کی اکلوتی اولاد یعنی یوسا ابھی کم سن ہی تھا کہ دونوں میں جدائی ہو گئی اور یوسا اپنی ماں کے ساتھ کوچابابا (Cochabama) منتقل ہو گیا۔ جہاں اس کا بچپن گزرا اور یوسا یہی سمجھتا رہا کہ اس کا باپ انتقال کر چکا ہے کیونکہ اس کی ماں اور اس کے قبیلے کبھی جدائی (Divorce) کے مسئلے کی وضاحت کرنے کے حق میں نہ تھے۔ یوسا ابتدائی تعلیم سیلے سیانو (Salesiano) سے حاصل کرنے پر لیما (Lima) لوٹا جہاں اس نے گیارہ برس کی عمر میں پہلی بار اپنے والد کو دیکھا لیکن اس وقت یوسا کے والدین اپنے تعلق کو دوبارہ استوار کرنے کا فیصلہ کر چکے تھے۔ انھوں نے اپنے اس فیصلے کو عملی صورت دیتے ہوئے Magdalenamar میں رہنے میں عافیت سمجھی اسی عرصہ

ISSN(**Print**): 2709-9636 | ISSN(**Online**): 2709-9644
Volume 2, 2021(Issue III, July to September)

میں یوسا نے ثانوی درجے کی تعلیم حاصل کی اور گریجوایشن کرنے سے قبل ایک میگزین میں شریک مدیر کے فرائض انجام دینے لگا۔ ۱۹۵۳ میں یوسا نے نیشنل یونی ورسٹی آف سان مارکوس (San Marcos) میں قانون کے طالب علم کی حیثیت سے داخلہ لے لیا اس کے دو برس بعد جولیا ارکوئیدی (Julia urquidi) سے شادی کر لی جو جلد ہی طلاق پر منتج ہوئی۔ یوسا کی قلمی زندگی کا آغاز صحافت کی صورت میں اگرچہ ۱۹۵۰ کے بعد ہو گیا تھا لیکن اس کا پہلا ناول The Time of the Hero ۱۹۶۳ میں شائع ہوا جس نے عوام کی فوری توجہ حاصل کی ۱۹۶۵ میں دوسرا ناول The Green House اور تیسرا ناول Conversation in the carhedral کے عنوان سے ۱۹۶۹ میں چھپا جب یوسا کی عمر ۳۳ برس تھی۔ یہ کہانی ایک حکومتی وزیر کے بیٹے اور اس کے ڈرائیور کے مابین گفت گو پر مبنی ہے جس میں مرکزی کردار اپنے باپ کی آمریت کے دفاع کے لیے دلائل تلاش کرتا ہے لیکن اسے مات ہوتی ہے دراصل اس کہانی میں آمریت کو ہدف تنقید بنایا گیا ہے کہ آمریت کا قیام کس طرح عمل میں آتا ہے اور کیسے لوگوں کی زندگیوں سے کھیلا جاتا ہے۔ یوسا کا چوتھا اہم ناول The war of the end of the world ہے: جو ۱۹۸۱ میں شائع ہونے والا یوسا کا پہلا تاریخی ناول ہے، اس کے بعد یوسا نے ایسے ناول لکھے ہیں جو اس کے ابتدائی ناولوں کے مقابلے میں قدرے مختصر ہیں۔ یوں تو یوسا نے درجن سے زیادہ ناول لکھے تاہم اس کا ایک اہم اور قابلِ ذکر ناول Aunt Julia and the Scriptwriter ہے۔ ۱۹۵۲ سے ۲۰۱۰ تک؛ جب یوسا کو ادب کا نوبل انعام ملا وہ لگ بھگ ساٹھ (۶۰) کتب تصنیف کر چکا تھا۔

گیئرمو کابریرا انفانتے (Guillermo Corbrera Infante) ۲۲۔ اپریل ۱۹۲۹ میں Gibara نامی ایک شہر جو کیوبا کے صوبے اورینتے (Oriente) کے شمالی ساحل پر واقع ہے، میں پیدا ہوا۔ انفانتے کے والدین ۱۹۱۴ میں ہوانا (Havana) منتقل ہو گئے یہیں سے انفانتے نے تعلیم حاصل کی، شروع میں اسے معالج بننے کا شوق تھا لیکن تھوڑے عرصے میں ادیب اور سینما کا ہو کر رہ گیا۔ انفانتے نے قلمی زندگی کا آغاز Carteles میگزین میں جی۔ کین (G.Cain) کے فرضی نام سے فلموں پر تبصروں سے کیا اور انقلاب (Revolution) نامی اخبار سے بطور مدیر وابستہ رہا۔ تاہم کہانیوں کا پہلا مجموعہ As in peace, So in War ۱۹۶۰ میں مرتب کیا ۲۱۔ فروری ۲۰۰۵ میں انفانتے نے انتقال کیا۔ انفانتے کے ناول Three Traped Tigers اور ۱۹۶۶ اور View of Dawn in the Trapics بطور خاص ہیں۔

بوم کے عہد سے وابستہ مصنفین میں پانچویں اہم مصنف کا نام جولیو کورتزار (Julio Cortazar) ہے جو ۲۶۔ اگست ۱۹۴۱ میں برسلز (Brissels) میں پیدا ہوا۔ جنگ عظیم اوّل (۱۹۱۴-۱۸) کے اختتام پر جب کورتزار کا خاندان آرجینٹیا (Argentia) لوٹا تو معلم کی سند حاصل کرتے ہوئے کورتزار نے بیونس آئرش کے ایک سکول میں معلم کے طور پر پڑھانا شروع کر دیا یہ سلسلہ ۱۹۴۰ء تک برقرار رہا۔ قلمی زندگی کا آغاز کہانی House Taken Over کی صورت میں ہوا جو بورخیس کی ادارت میں نکلنے والے رسالے میں ۱۹۴۶ میں شائع ہوئی۔ ۱۹۵۱ میں پیرس منتقل ہونے پر کورتزار اشاعت کی

طرف سنجیدگی سے متوجہ ہوا۱۹۶۳ میں چھپنے والے ناول Hopescotch نے اس کی ادبی حیثیت کو مستحکم کر دیا۔ اس کے بعد کورتزار کے مزید تین ناول The winners (۱۹۶۰) A Model Kit (۱۹۶۸) A manual for manuel (۱۹۷۳)اور مختصر کہانیوں کے پانچ مجموعے شائع ہوئے۔ کورتزار ایک مدت تک Julio Denes کے نام سے بھی لکھتا رہا آخر کار ۱۲۔ فروری ۱۹۸۴ کو انتقال کر گیا۔ لاطینی امریکا سے تعلق رکھنے والے ناول نگاروں کی یہ کہکشاں تھی جس نے ناول کو حیاتِ نو بخشنے کو نعرہ تب لگایا جب پوری دنیا ناول کی موت کا اعلان کر چکی تھی۔

حوالہ جات

۱۔ خالد جاوید، گابریئل گارسیا مارکیز، فن اور شخصیت، کراچی: شہر زاد، ۲۰۱۰، ص:۸۹

۲۔ مائیکل وُڈ، تنہائی کے سو سال، مشمولہ؛ گابریئل گارسیا مارکیز، منتخب تحریریں، کراچی: آج، ۲۰۱۲، ص:۵۵۷

۳۔ خالد جاوید، گابریئل گارسیا مارکیز، فن اور شخصیت، کراچی: شہر زاد، ۲۰۱۰، ص: ۹۱

۴۔ مائیکل وُڈ، تنہائی کے سو سال، مشمولہ؛ گابریئل گارسیا مارکیز، منتخب تحریریں، کراچی: آج، ۲۰۱۲، ص: ۵۵۸

۵۔ ایضاً، ص: ۵۵۸

۶۔ خالد اقبال یاسر، محمد ارشد رازی، نوبل انعامات کے ایک سو تین سال، لاہور: اُردو سائنس بورڈ، ۲۰۰۴، ص:۴۵۸